کاغذ اچھا طباعت عکسی
ضخامت: ۴۹۶ صفحات
قیمت: ۲۰ روپیہ ۵۰ پیسے
ملنے کا پتہ: ڈائرکٹر فار پروموشن آف اردو آر کے پورم نئی دہلی ۱۱۰۰۲۲

اردو ترقی بورڈ کی طرف سے جن مفید اور اچھی کتابوں کی اشاعت ہوئی ہے، ان میں زیر نظر کلیات ذوق (اردو) بھی ہے، جس کی وجہ سے ذوق کا وہ سارا کلام یکجا اور دستیاب ہوگیا ہے، جو عرصہ سے ناپید تھا۔ گردش روزگار سے اردو پر جو بُرا وقت پڑا ہے، اس کی وجہ سے اہم مصنفوں اور خصوصاً کلاسیکل ادب کی کتابیں تیزی کے ساتھ نایاب ہوتی جارہی ہیں، اردو بورڈ نے ایک بڑا کام یہ کیا ہے کہ ان نایاب کتابوں میں سے متعدد کتابوں کو یا تو شائع کردیا ہے یا انھیں اپنے اشاعتی پروگرام میں شامل کرلیا ہے۔

اپنے زمانے کے خاقانیٔ ہند شیخ ابراہیم ذوق بھی اردو کے ان عظیم المرتبت شاعروں میں ہیں جن کا سکہ ایک عرصہ تک اردو کے قلمرو پر چلتا رہا ہے، اور وہ زبان، بیان، اور محاوروں کے لئے سند مانے جاتے رہے ہیں، ان کے سلسلہ نسب میں داغ اور محمد حسین آزاد جیسے شاعر بھی ہیں جنھوں نے پرانی اور نئی اردو شاعری پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے، خصوصاً داغ جنھوں نے مستقل طور پر ایک نئے اسکول داغ اسکول کی بنیاد رکھی اور شاگردوں کا ایک ایسا سلسلہ پیدا کردیا جس کے فرزان نگینوں میں سائل، بیخود، نوح، سیماب، جوش ملسیانی کے علاوہ علامہ اقبال تک شامل ہیں۔

تنویر احمد علوی نے کلیات ذوق کے مقدمہ میں جہاں ذوق کی شاعری کا ایک مبسوط جائزہ لیا ہے، وہاں پروفیسر محمود شیرانی کے ان اعتراضات کو بھی بے بنیاد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو انھوں نے مولانا محمد حسین آزاد پر، ذوق کے کلام میں خود اپنا کلام ملا دینے یا ان کے اشعار کو اپنی اصلاح سے چمکا کر، پیش کرنے کے سلسلے میں کئے تھے۔ ڈاکٹر تنویر احمد علوی کی طرف سے صفائی کی یہ کوشش اچھی ہے مگر بات زیادہ نہیں بن سکی ہے، ان کے مقدمہ کا ایک نمایاں تاثر یہ بھی ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہادر شاہ ظفر سرے ہی سے شاعر نہیں تھے اور ان کا کلام از اول تا آخر ذوق کا ہی عطا کردہ ہے حالانکہ اس خیال کی تردید میں ذوق کی وفات کے بعد بہادر شاہ ظفر کی شاعری اور ان کے مخصوص اسلوب کی برقراری کو پیش کیا جا سکتا ہے، بہرحال کلیات ذوق، ایک اہم کتاب ہے، جس نے وقت اور اردو کی ضرورت کو پورا کیا ہے، اور ہمیں اس کی اشاعت کے لئے اردو بورڈ کا ممنون ہونا چاہئے

(ج - م)